رہنمائی کے خوگر

ڈاکٹر ظہیر احمد ☆ zaheer.ahmad@surrey.edu.uk

بھائی ذوالکفل صاحب سے میرا غائبانہ تعارف حافظ صفوان بھائی کے واسطے سے کئی سالوں پر محیط رہا۔ پہلی مرتبہ اُن سے فون پر بات فروری ۲۰۰۹ء میں ہوئی۔ وہ ام القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ میں لیکچرر تھے اور مجھے جدہ میں شاہ عبدالعزیز یونیورسٹی میں جاب شروع کرنا تھی۔ میں اُن سے مکہ مکرمہ میں زندگی کی مصروفیت اور وہاں کی تعلیم کے بارے میں معلومات پوچھتا رہا۔ اُنھوں نے نہایت دوستانہ انداز میں میری رہنمائی فرمائی۔ حرم شریف کی کیفیت پر بھی بات ہوئی اور میرے ارضِ مقدس پہنچنے کے شوق کو مہمیز ملی۔ میرے جدہ پہنچ جانے کے بعد اُن کی ای میل وصول ہوئی کہ وہ ۲۴/ مارچ کو اِن شاء اللہ مکہ مکرمہ پہنچ جائیں گے۔ میں نے اُن سے ملاقات کرنے کا دن مقرر کیا۔ شاہ عبدالعزیز یونیورسٹی میں مجھے کچھ مشکلات کا سامنا تھا اور میں اُن سے ذاتی ملاقات کا طلبگار تھا تا کہ ایک فیصلے پر پہنچا جائے۔ بدقسمتی سے اُن سے میری ملاقات بعض وجوہات کی بنا پر نہ ہوسکی، اور مجھے کچھ ناگزیر وجوہات کی بنا پر واپس برطانیہ جانا پڑا۔ برطانیہ سے وقتاً فوقتاً اُن سے فون پر اور ای میل پر رابطہ رہا۔ ارضِ مقدس چھوٹ جانے کے غم کا ایک مرتبہ اُن سے تذکرہ کیا تو اُنھوں نے نہایت پیار سے فرمایا:

don't term ur going back to uk as expulsion. so many times in life, v take decisions under such compulsions. it's ur urge, intention n inner self which signifies.
may Allah make the things easier n manageable for u. may He b with u and b pleased with u (rather with all of us). aameen. "Enough is thy Lord For a Disposer of affairs." (Al-Quran)

پھر ۱۵/ نومبر کو حافظ صفوان بھائی کا جان سوز میسیج وصول ہوا کہ بھائی ذوالکفل اب دنیا میں نہیں رہے۔ بار بار میسیج پڑھا کہ شاید کچھ غلط نہ پڑھ رہا ہوں۔ مجھے ۱۶/ نومبر کی شام اللہ نے ایک بیٹی عطا کی۔ میں ہسپتال میں مصروف ہونے کی وجہ سے حافظ بھائی کو جلد فون بھی نہ کرسکا۔ ۱۸/ نومبر کو شام اُنھیں فون کیا تو یقین آیا کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے بھائی ذوالکفل کو اپنے پاس واپس بلالیا ہے۔ مجھے یہ افسوس رہے گا کہ میں بھائی ذوالکفل سے ملاقات نہ کرسکا۔ اللہ اُن کی مغفرت کرے اور اعلیٰ درجات نصیب فرمائے۔ آمین۔

☆ سرے یونیورسٹی، برطانیہ